صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 3

منگل 19 جنوری 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 19 جنوری 2016ء 8 ربیع الثانی 1437 ہجری 19 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 16

دلبر کی محبت

عابد کو عبادت میں مزا آتا ہے
قاری کو تلاوت میں مزا آتا ہے
میں بندہ عشق ہوں مجھے تو صاحب
دلبر کی محبت میں مزا آتا ہے

(حضرت مصلح موعود)

اللہ تعالیٰ نیکی پر قائم رہنے والوں کی نسلوں کی حفاظت فرماتا ہے بشرطیکہ وہ نسل بھی نیکیوں پر قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھے

نماز باجماعت کا ذاتی فائدہ کے ساتھ اجتماعی فائدہ بھی ہے اس سے وحدت جمہوری پیدا ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود کے تبرکات کو محفوظ کرنے کیلئے ربوہ اور قادیان میں بھی کام ہو رہا ہے اور کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جنوری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو حسب معمول ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والی ان کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ ایک ولی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ جہاز میں سوار تھا، سمندر میں طوفان آ گیا، قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا، اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس بزرگ کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ فرمایا دیکھو یہ باتیں نری زبانی جمع خرچ سے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا پڑتا ہے اور اپنے آباء کی نیکیوں کو جاری رکھنا پڑتا ہے۔ پس نیکوں، ولیوں اور بزرگوں کی نسل ہونا بھی اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی انسان نیکیوں پر قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات اور کچھ باتیں پیش فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود کی نماز باجماعت کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تو والدہ صاحبہ اور گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ اس کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ذاتی فائدہ کے ساتھ اجتماعی فائدہ بھی ہے اس سے وحدت جمہوری پیدا ہوتی ہے۔ نماز میں آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ پس اس سوچ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے۔ نماز چھوڑنے کا ایک واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ہر موقع پر شیطان کو مایوس کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔ ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ جلد بازیاں ہی ہیں جو پھر غلط قسم کی بدعات بھی پیدا کر دیتی ہیں۔ غلط قسم کی خود ہی تفسیریں کر کے انسان خود غلط نتائج اخذ کر لیتا ہے۔ ایک مومن کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ توکل کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مومن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے بھی چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا اور ہر چیز میں ایک پرفیکشن پیدا ہو گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں مگر یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے۔ فرمایا ایک طرف تدبیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' اس کی ایک خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعود نے یہ فرمائی کہ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے رفقاء اور بعد میں آنے والوں سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو، اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم حضرت مسیح موعود کے کلام سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے اور کلام سے برکت ڈھونڈنا یہی ہے کہ ان کو پڑھیں اور علم حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود کے جو دیگر تبرکات ہیں۔ ان کو صحیح طرح محفوظ رکھنے کا انتظام نہیں تھا۔ اب ان تبرکات کو محفوظ کرنے کے لئے ربوہ اور قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔ اور کافی حد تک اس پر کام ہو چکا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کتب کی اشاعت کے دور کی تصویر کشی حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں کی کہ حضرت مسیح موعود کس طرح کتب کی اشاعت کے معیار کو اچھا رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب یو کے، مکرمہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر اور مکرمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

جھوٹ کی بیماری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ایک بیماری جس کا بچپن میں احساس نہیں ہوتا اور مذاق انسان بچپن میں بھی کر رہا ہوتا ہے بعض بڑے لوگ بھی احتیاط نہیں کرتے تو ان کی دیکھا دیکھی کر جاتا ہے، وہ جھوٹ کی بیماری ہے۔ غلط بات کرنے کی بیماری ہے۔ اپنی طرف سے مذاق کر رہے ہوتے ہیں کہ جی میں نے یہ بات کہہ دی حالانکہ وہ بات اس طرح نہیں ہوتی۔ اسی طرح پھر جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ پس ہلکا سا بھی جھوٹ ایک احمدی بچے میں نہیں ہونا چاہئے۔

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ رفقاء حضرت مسیح موعود کے گرد اپنے آپ کو پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے

رفقاء حضرت مسیح موعود کی زندگیوں سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہوگا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔ پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے

جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں

مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بد قسمتی سے (-) ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہوگی

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 دسمبر 2015ء بمطابق 4 فتح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

.... وہ لوگ یقیناً بڑے خوش قسمت تھے جنہوں نے چودہ سو سال بعد پھر تازہ بہ تازہ وحی و الہام کے نازل ہونے کا زمانہ پایا اور حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اس سے براہ راست فیض پایا۔ جب انسان تصور کی آنکھ سے دیکھے کہ کس طرح وہ (رفقاء) اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے گرد پا کر اپنی قسمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر کرتے ہوں گے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے وعدوں کا سچا ہے کہ اس نے ...... حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والوں کے ایمانوں کو مضبوط تر کر دیا۔ وہ ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتا کریں کہ آج حضرت مسیح موعود کو کیا تازہ وحی والہام ہوا ہے۔ (رفقاء) کی اس کیفیت کا ذکر حضرت مصلح موعود نے یوں فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وحی کے متعلق یہ کیفیت تھی کہ احمدی دن چڑھتے ہی عاشقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگتے تھے کہ معلوم کریں کہ حضور کو رات کیا وحی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ادھر میں گھر سے نکلا اور مجھ سے پوچھنے لگے یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے کہ آج کی تازہ وحی کیا ہے؟ آپ کو کیا الہام ہوا ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور ہماری یہ حالت تھی کہ ادھر حضرت مسیح موعود نماز کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی کہ دیکھیں کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ یا پھر خود (بیت) میں پہنچ کر آپ کے دہن مبارک سے سنا، آپ کے منہ سے سنا۔

پس یہ ذوق وشوق اس لئے تھا کہ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کریں، مضبوط کریں۔ اس کی برکات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کریں کہ اس نے حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ کسی (رفیق) کی موجودگی میں الہام ہوتا اور وہ خوش قسمت بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کو سن رہا ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی کیفیت بھی ہوتی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے سن رہا ہوتا۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا ذکر کرتے ہوئے جن کی موجودگی میں الہام ہوا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ایک نہایت ہی پرانے احمدی خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد سید فضل شاہ صاحب حضرت صاحب کے نہایت ہی مقرب (رفیق) تھے اور عام طور پر حضرت صاحب کی خدمت کیا کرتے تھے اور اکثر قادیان میں آتے جاتے تھے۔ سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر جو بعد میں شاید

ایس ڈی او ہو گئے تھے یہ سید فضل شاہ صاحب ان کے بھائی تھے۔ ان میں بھی بڑا اخلاص تھا اور وہ بھی حضرت صاحب کو بہت پیارے تھے۔ اور وہ بھی اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے بھائی یعنی سید فضل شاہ صاحب کو کہا کرتے تھے کہ **کام کچھ نہ کرو قادیان جا کر بیٹھے رہو۔ حضرت صاحب سے ملاقات کیا کرو۔ مجھے کچھ ڈائریاں بھیج دیا کرو۔ کچھ دعاؤں کے لئے کہتے رہا کرو۔ جو تمہارے اخراجات ہیں، خرچے ہیں وہ میں بھیجا کروں گا۔** چنانچہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتے رہتے تھے محض اس وجہ سے کہ وہ قادیان میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ایک وحی جس کے شروع میں اَلرَّحیٰ آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور وہ یعنی سید فضل شاہ صاحب آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرے میں چلے گئے جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے (بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو لکھا ہوا ہے کہ آپ ان سے خود لکھواتے بھی رہے تھے۔) انہوں نے یعنی فضل شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر آ گئے۔ بعد میں پتا لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی ہے۔

یہ الہام جس کا حضرت مصلح موعود ذکر فرما رہے ہیں یہ اس واقعہ اور مقدمے کے بارے میں ہے جب مرزا امام الدین صاحب وغیرہ نے دیوار کھینچ کر راستے بند کر دیئے تھے۔ عدالت میں جو کاغذات پیش ہوئے ان کی رُو سے فیصلہ مخالفین کے حق میں ہوتا نظر آتا تھا بلکہ انہوں نے مشہور کر دیا تھا کہ جلد مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور آخر وقت میں ایک ایسا ثبوت کاغذات میں مل گیا جس سے اس زمین پر مرزا امام دین صاحب کے ساتھ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی حضرت مسیح موعود کے والد بھی قابض حصہ دار تھے۔ چنانچہ عدالت نے آپ کے حق میں فیصلہ دیا اور دیوار گرانے کا حکم دیا۔ یہ وحی بھی بڑی شان اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے میں اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔............ اس بارے میں حضرت مسیح موعود خود فرماتے ہیں کہ:

"مجھے یاد ہے کہ اس وقت سید فضل شاہ صاحب لاہوری برادر سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر متعین بارہ مولہ کشمیر میرے پیر دبا رہا تھا اور دوپہر کا وقت تھا کہ یہ سلسلہ الہام دیوار کے مقدمہ کی نسبت شروع ہوا۔ میں نے سید صاحب کو کہا کہ یہ دیوار کے مقدمہ کی نسبت الہام ہے۔ آپ جیسا جیسا یہ الہام ہوتا جائے لکھتے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے قلم دوات اور کاغذ لے لیا۔ پس ایسا ہوا کہ ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا۔ اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کل وحی الٰہی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہوری کی قلم سے لکھی گئی اور اس میں تفہیم ہوئی کہ یہ اس دیوار کے متعلق ہے جو امام الدین نے کھینچی ہے جس کا مقدمہ عدالت میں دائر ہے اور یہ تفہیم ہوئی کہ انجام کار اس مقدمہ میں فتح ہو گی۔ چنانچہ میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سنا دی اور اس کے معنی اور شانِ نزول سے اطلاع دے دی اور اخبار الحکم میں چھپوا دیا اور سب کو کہہ دیا کہ اگرچہ مقدمہ اب خطرناک اور صورت نومیدی کی ہے مگر آخر خدا تعالیٰ کچھ ایسے اسباب پیدا کر دے گا جس میں ہماری فتح ہو گی کیونکہ وحی الٰہی کا خلاصہ مضمون یہی تھا۔"

یہ عربی میں وحی ہوئی۔ لمبی ہے۔ میں اس کا ترجمہ پڑھتا ہوں۔ یہ ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود نے خود ہی کیا ہوا ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ:

"چکی پھرے گی اور قضا وقدر نازل ہو گی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے باعث گردش کے پردہ میں آ جاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آ جاتا ہے۔...... یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ یہ ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے...... کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے۔ میرا رب اس صراط مستقیم کو نہیں چھوڑتا جو اپنے برگزیدہ بندوں سے عادت رکھتا ہے اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہو گی مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تُو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر چھوڑ دے...... وہ قادر تیرے ساتھ ہے۔ اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔...... وہی خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی دوسرے پر توکّل کرے کہ گویا وہ اس کا معبود ہے۔ ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجا لاتے ہیں اور کمال خوبی سے اس کا انجام دیتے ہیں سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور ان پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ ہم نے احمد کو (حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں) یعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے۔ دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس پر گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کرا دیں اور وہ ایک تند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے"۔

پس یہ وحی بڑی شان سے پوری ہوئی اور مختلف جگہوں پہ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے ایک سے زیادہ دفعہ بھی ہوئی ہو۔ پوشیدہ ظاہر ہوا اور آخری وقت میں فیصلہ ہوا اور جب بھی آپ پر مقدمات قائم کئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مخالفین کی خواہشیں ان کے اوپر الٹائی گئیں اور ان کے خلاف فیصلے ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کی مجالس کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود سے براہ راست سنیں۔ فرماتے ہیں مَیں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ فرماتے ہیں ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

پھر حقیقی ایمان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک ماں کو اس کے بچے کی خدمت کے لئے اگر صرف دلائل دیئے جائیں اور کہا جائے کہ اگر تم خدمت نہیں کرو گی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو یہ دلائل اس پر ایک منٹ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہوسکتے۔ ماں کو دلیلوں سے بچے کی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس

جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے ورنہ وہ لوگ جو حیل و حجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور ان کا رہا سہا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدے پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو سن تو لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے منشی اروڑے خان صاحب کی مثال دی جو حضرت مسیح موعود کے ایک (رفیق) تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے (پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ دوبارہ کر دیتا ہوں۔) فرماتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تب تمہیں پتا لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سن لی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی)۔ بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا میں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا منہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا منہ ہے۔ بیشک مجھے ان کے اعتراضات کے جواب میں کوئی بات نہ آئے میں تو یہی کہوں گا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ غرض حکمت کا معلوم ہونا ایک کامل مومن کے لئے ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ایمان عقل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ مشاہدے کی بنا پر ہوتا ہے۔

منشی اروڑے خان صاحب کا یہ واقعہ ہے۔ اس حوالے سے بھی یہ سامنے لانا ضروری تھا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھانے سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی طرح پھر حضرت مسیح موعود پر یقین بھی اس وقت حقیقی ہو گا جب اس بات پر قائم ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ وقت تقاضا کر رہا ہے۔ اس زمانے میں ایک مصلح آنا چاہئے تھا۔ مسیح موعود کو آنا چاہئے تھا۔ دنیا کی حالت ہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہے اس کے علاوہ کوئی دلیلوں کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس بگڑے ہوئے زمانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر خوف کردگار بھی ہوتا ہے اور پھر کثرتِ اعجاز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دلیلوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ معجزے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ زمانے کی ضرورت اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔

پس ہمیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اس حوالے سے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہنا چاہئے اور خدا کرے کہ زمانے کی ضرورت کا احساس دوسرے (-) کو بھی ہو جائے اور وہ بھی زمانے کے امام کو مانیں۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں بعض نام ایسے ہیں جو عجیب سے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص (رفیق) کا نام اروڑا تھا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ اس زمانے میں رواج تھا کہ بعض لوگ جن کے بچے عام طور پر فوت ہو جاتے ہیں وہ بچے کو میلے کے ڈھیر پر گھسیٹتے تھے۔ گندی جگہ پر گھسیٹتے کہ شاید وہ اس طرح بچ جائے۔ ایک رسم یا ایک طریقہ رائج تھا یا خیال کیا جاتا تھا اور پھر اس کا نام اروڑا رکھ دیا جاتا تھا۔ ان منشی صاحب کا نام اسی طرح ان کے والدین نے اروڑا رکھا تھا مگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اروڑا نہ تھے۔ مَیلی جگہ پر رہنے والے نہیں تھے۔ ماں باپ نے ان کا یہ نام اس لئے رکھا تھا کہ شاید میلے کے ڈھیر پر پڑ کر ہی یہ بچہ زندہ رہے مگر اللہ تعالیٰ انہیں حضرت مسیح موعود کے قدموں میں ڈال کر نہ صرف جسمانی موت سے بلکہ روحانی موت سے بھی بچانا چاہتا تھا۔ ماں باپ نے اسے گندگی کی نظر کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے اس کے پاک دل کو دیکھا اور اسے اپنے لئے قبول کیا۔ چنانچہ اس نے انہیں ایمان نصیب کیا اور وہ حضرت مسیح موعود کے مخلص (رفیق) بنے اور ایسے مخلص کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے اخلاص کے بغیر نجات کی امید رکھنا فضول بات ہے۔ اس قسم کے مخلص تھے کہ حضرت مسیح موعود بھی ان کے اخلاص پر تعریف فرما رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اخلاص کا ثبوت ایسے رنگ میں پیش کیا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ لوگ محبت اور پیار کے خمیر سے تھے۔

حضرت مصلح موعود ان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ منشی صاحب مرحوم شاید مجسٹریٹ یا سیشن جج کی پیشی میں تھے۔ اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مہینہ میں ایک بار ضرور قادیان آ جاتے تھے اور چونکہ ایک چھٹی سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے جب تک ساتھ ہفتے کا کچھ وقت نہ ملے اس لئے جس دن ان کے قادیان آنے کا موقع ہوتا تو ان کا افسر دفتر والوں سے کہہ دیتا کہ آج جلدی کام ختم ہونا چاہئے کیونکہ منشی جی نے قادیان جانا ہے اگر وہ نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں برباد ہو جاؤں گا اور اس طرح ہمیشہ ان کو ٹھیک وقت پر فارغ کر دیتا۔ افسر گو ہندو تھا مگر آپ کی نیکی، تقویٰ اور قبولیت دعا کا اس پر ایسا اثر تھا کہ وہ آپ ہی آپ ان کے لئے قادیان آنے کا وقت نکال دیتا اور کہتا کہ اگر یہ قادیان نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں نہیں بچ سکوں گا۔

تو یہ ان بزرگوں کا غیروں پر بھی اثر تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے منہ کو دیکھا ہوا تھا اور پھر اخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا ایک تعلق تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جیسا اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی وہ اس سے کرتا ہے۔ پس جس رنگ میں انسان اپنے دل کو اس کے لئے پگھلاتا ہے اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ دنیا اسے مارتی ہے، اسے گالیاں دیتی ہے، اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ ہر دفعہ دبائے جانے کے بعد گیند کی طرح پھر ابھرتا ہے۔ ایسے مومنوں کو ہر طرح کی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور یہی حقیقی جماعت ہوتی ہے جو ترقی کرتی ہے اور ایسا ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ پس اپنے دلوں کو ایسا ہی بناؤ اور ایسی محبت سلسلے کے لئے پیدا کرو پھر دیکھو تمہیں اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو تو مانگنا بھی نہیں پڑتا۔ بعض وقت وہ ناز کے انداز میں کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ خود بخود ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے ہی میں نے یہ واقعہ بھی سنا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ تھے ایک دفعہ ان پر ایسی حالت آئی کہ وہ سخت مصیبت میں تھے۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے نہیں دینا چاہتا تو میرا دعا کرنا گستاخی ہے۔ جب اس کی مرضی نہیں تو میں کیوں مانگوں۔ یہ ان کا مقام تھا۔ اس صورت میں میں تو یہی کہوں گا کہ مجھے نہ ملے۔ اور اگر وہ دینا چاہتا ہے تو میرا مانگنا بے صبری ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں کہ دعا کرتے ہی نہیں بلکہ کبھی کبھی کامل مومنوں پر ایسی کیفیات آتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسی کیفیات آتی ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم مانگیں گے نہیں۔ دعا کرنے کا تو خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوا ہے کہ مانگو لیکن بعض دفعہ ایسی کیفیت ہوتی ہے، بعض اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ناز و نخرے کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری ضرورت کو پورا کرے گا۔ مگر یہ مقام یونہی حاصل نہیں ہوتا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم یونہی بیٹھے رہو، اپنے قلوب میں محبت نہ پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا نہ کرو۔ صدقہ و خیرات اور چندوں میں غفلت کرو۔ جھوٹ اور فریب سے کام لیتے رہو اور پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے وارث ہو جاؤ، یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ پہلے بھی سنایا ہے کہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے مخلص (رفیق) تھے۔ احمدی ہونے سے قبل وہ کٹر وہابی تھے اور اسی طرح

سے کئی باتیں ظاہری آداب کی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہابی بہت کٹر ہوتے ہیں بعض چیزوں کو وہ برداشت نہیں کر سکتے جو ظاہر کی چیزیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست حضرت مسیح موعود کو دیکھ کے کھڑے ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ یہ کھڑے ہونا جائز نہیں ہے بلکہ شرک ہے اور اس بارے میں ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے کہ آج ہم میں ایسی باتیں موجود ہیں تو آئندہ کیا ہو گا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں وہ میرے استاد بھی تھے۔ کہتے ہیں جب میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو معاً کھڑے ہو گئے۔ (حضرت مصلح موعود کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے۔) تو میں نے انہیں کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں رُکا نہیں جاتا۔ اس وقت بغیر خیال کے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپ کے تمام اعتراضات کا۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بیشک شرک ہے مگر جب آدمی بیتاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں تکلف اور بناوٹ شرک بنا دیتے ہیں۔ پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرماتے تھے اپنے ایک بھائی کی وفات پر حضرت عائشہ نے بے اختیار چیخ ماردی اور منہ پر ہاتھ مار لیا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا بے اختیاری میں ایسا ہو گیا۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں قاضی صاحب کی یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ بے اختیاری میں ہو گیا۔ بہرحال ان (رفقاء) کا بھی اپنا رنگ تھا۔ ہر ایک کا اخلاص اور محبت تھا۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ غالباً ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ جو اہل بیت میں سے تھے اور جن کا نام موسیٰ رضا تھا اس بہانے سے قید کر دیئے گئے کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک سپاہی ان کے پاس قید خانے میں رہائی کا حکم لے کر پہنچا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ اس طرح میری رہائی کا فوری حکم کس طرح ہو گیا۔ وہ بادشاہ سے ملے تو اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح یکا یک رہا کر دیا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہوئی کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آ کر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔ ان بزرگ نے کہا کہ اس روز مجھے بھی قید خانے میں بڑا کرب تھا۔ اس سے پہلے مجھے بھی کبھی رہائی کی خواہش پیدا نہ ہوئی تھی لیکن اس دن بڑی بے چینی تھی کہ رہائی ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود اس کے بعد پھر دوبارہ حضرت مسیح موعود کے عاشق کا، منشی اروڑا صاحب مرحوم کا، حوالہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے عشاق میں سے تھے ان کی یہ عادت تھی کہ وہ کوشش کرتے کہ ہر جمعہ یا اتوار کو وہ قادیان پہنچ جایا کریں۔ چنانچہ جب انہیں چھٹی ملتی یہاں آ جایا کرتے تھے اور مہینے میں ایک دفعہ آنے کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اور پھر جب آتے تھے تو اپنے سفر کا ایک حصہ پیدل طے کرتے تھے تا کہ کچھ رقم بچ جائے اور وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ان کی تنخواہ اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ غالباً پندرہ بیس روپے تھی اور اس میں سے وہ نہ صرف گزارہ کرتے بلکہ سفر خرچ بھی نکالتے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے ان کو ہمیشہ ایک ہی کوٹ میں دیکھا ہے، دوسرا کوٹ پہنتے ہوئے مَیں نے ان کو ساری عمر نہیں دیکھا۔ انہوں نے تہہ بند باندھا ہوا ہوتا تھا اور معمولی سا کرتہ ہوتا تھا۔ ان کی بڑی خواہش یہ ہوتی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کرتے رہیں اور پھر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کر دیں۔ رفتہ رفتہ وہ اپنی دیانت کی وجہ سے ترقی کرتے گئے اور تحصیلدار بھی ہو گئے۔

پھر ان کا جو مشہور واقعہ ہے حضرت مصلح موعود نے بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ایک دن آئے۔ مجھے باہر بلایا اور بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے۔ پھر انہوں نے تین یا چار سونے کے اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہ میں حضرت مسیح موعود کو دینا چاہتا تھا لیکن توفیق نہیں ملی اور اب جبکہ مجھے توفیق ہوئی تو حضرت مسیح موعود اس دنیا میں نہیں اور اس پر پھر بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے عشق۔ اگر دنیا کی یہ نعمتیں کوئی نعمتیں ہیں اور اگر واقعہ میں ہمیں ان سے کوئی حقیقی آرام پہنچ سکتا ہے تو ایک مومن کا دل ان کو استعمال کرتے وقت ضرور دکھتا ہے کہ اگر یہ نعمتیں ہیں تو اس قابل تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتیں۔

حضرت عائشہؓ کا ایک واقعہ بھی آتا ہے کہ جب آپ کو نرم آٹے کی روٹی ملی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ نہیں ملتا تھا اور آپ موٹے پسے ہوئے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود سے اپنے عشق کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں۔...... کہ میں چھوٹا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مجھے شکار کرنے کا شوق پیدا ہو گیا۔ ایک ہوائی بندوق (airgun) میرے پاس تھی جس سے مَیں شکار مار کر گھر لایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود چونکہ کھانا کم کھایا کرتے تھے اور آپ کو دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا تھا اور میں نے خود آپ سے یا کسی اور طبیب سے سنا ہوا تھا کہ شکار کا گوشت دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہوتا ہے اس لئے میں ہمیشہ شکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس زمانے میں مَیں نے خود کبھی شکار کا گوشت اپنے لئے پکوایا ہو۔ ہمیشہ یہ شکار مار کر حضرت مسیح موعود کو دے دیا کرتا تھا۔ تو جب انسان کو اپنے محبوب سے محبت کامل ہوتی ہے تو پھر یا تو وہ کسی چیز کو راحت ہی نہیں سمجھتا اور یا اگر راحت سمجھتا ہے تو کہتا ہے یہ اس محبوب کا حق ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم کے بڑے بڑے معارف اپنے فضل سے کھولے ہیں مگر بیسیوں مواقع مجھ پر ایسے آئے جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نکتہ مجھ پر کھولا گیا تو میرے دل میں اس وقت بڑی تمنا اور آرزو پیدا ہوئی کہ اگر حضرت مسیح موعود یا حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں یہ نکتہ مجھ پر کھلتا تو میں ان کے سامنے پیش کرتا اور مجھے ان کی خوشنودی حاصل ہوتی۔ فرماتے ہیں اصل مقام تو حضرت مسیح موعود کا ہی ہے حضرت خلیفہ اول کا خیال مجھے اس لئے آیا کرتا ہے کہ انہوں نے مجھے قرآن شریف پڑھایا اور انہیں مجھ سے بے حد محبت تھی اور ان کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ میں قرآن پر غور کروں اور اس کے مطالب نکالوں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دنیاوی چیزیں نہیں بلکہ یہ چیزیں ہیں جو ہمارے لئے حقیقی راحت کا سامان بہم پہنچا سکتی ہیں۔

یہ تو قصہ تھا حضرت مسیح موعود کے عاشق کا۔ ایسے لوگوں کا جو قادیان جاتے تھے اور ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی کہ وہیں بیٹھے رہیں جیسا کہ فضل شاہ صاحب کا بھی قصہ سنایا اور منشی اروڑے خان صاحب کا بھی۔ ایک طرف تو وہ لوگ تھے جو حضرت مسیح موعود کے منہ کو دیکھتے تھے اور اس کوشش میں ہوتے تھے قادیان پہنچیں۔ قادیان آنے کے لئے بے چین ہوتے تھے اور آپ کے لئے پھر قربانیاں بھی دیتے تھے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں بیچارے جن پر قادیان کا نیک ماحول مصیبت بن جاتا تھا۔ دنیاوی لذات ان پر اتنی غالب ہوتی تھیں کہ وہ نیک ماحول سے جان چھڑا کر بھاگتے تھے۔ ایسے ہی ایک شخص کا واقعہ بھی حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے۔

فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ قادیان ایک شخص آیا اور ایک دن ٹھہر کر چلا گیا۔ جنہوں نے اسے قادیان بھیجا تھا انہوں نے اس خیال سے بھیجا تھا کہ یہ قادیان جائے گا اور وہاں کچھ دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود کی باتیں سنے گا وہاں کے حالات دیکھے گا تو اس پر احمدیت کا کچھ

اثر ہوگا۔ مگر جب وہ صرف ایک دن ہی ٹھہر کر واپس چلا گیا تو ان بھیجنے والوں نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیوں آ گئے۔ تو وہ کہنے لگا توبہ کرو جی وہ بھی کوئی شریفوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ شاید کسی احمدی کے نمونے کا اچھا اثر نہیں ہوا جس سے اس کو ٹھوکر لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہوئی ہے جو تم اتنی جلدی چلے آئے۔ فرماتے ہیں کہ ان دنوں قادیان اور بٹالہ کے درمیان یکّے چلا کرتے تھے۔ (ٹانگے چلا کرتے تھے۔) اس نے کہا میں صبح کے وقت قادیان پہنچا۔ مہمان خانے میں مجھے ٹھہرایا گیا۔ میری تواضع اور آؤ بھگت کی گئی۔ ہم نے کہا سندھ سے آئے ہیں راستہ میں تو کہیں حقہ پینے کا موقع نہیں ملا اب اطمینان سے بیٹھ کر حقہ پئیں گے اور آرام کریں گے۔ ابھی ذرا حقہ آنے میں دیر تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول (ان کو بڑے مولوی صاحب کہا جاتا تھا) اب حدیث کا درس دینے لگے ہیں پہلے درس سن لیں بعد میں حقہ پئیں۔ ہم نے کہا چلو اب قادیان آئے ہیں تو حدیث شریف کا درس بھی سن لیں۔ حدیث کا درس سن کر آئے تو ایک شخص نے کہا کھانا بالکل تیار ہے پہلے کھانا کھالیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ ٹھیک بات ہے کھانے سے فارغ ہو کر پھر اطمینان سے حقہ پئیں گے۔ ابھی کھانا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ کسی نے کہا کہ ظہر کی (نداء) ہو چکی ہے۔ ہم نے کہا اب آئے ہیں تو چلو قادیان میں نماز ہی پڑھ لیتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو مرزا صاحب بیٹھ گئے یعنی حضرت مسیح موعود بیٹھ گئے اور باتیں ہونا شروع ہو گئیں۔ ہم نے کہا کہ چلو مرزا صاحب کی گفتگو بھی سن لیں کہ کیا فرماتے ہیں پھر چل کر حقہ پئیں گے۔ (حقہ دماغ سے نہیں نکلا) وہاں سے باتیں سن کر آئے اور آ کر پیشاب پاخانے سے فارغ ہو کر بیٹھے اور حقہ سلگایا کہ اب تو سب طرف سے فارغ ہیں اب تسلی سے حقہ پیتے ہیں لیکن ابھی دو کش بھی حقہ کے نہ لگائے تھے کہ کسی نے کہا کہ عصر کی (نداء) ہو چکی ہے نماز پڑھ لو۔ حقہ کو اس طرح چھوڑ کر ہم عصر کی نماز پر چلے گئے۔ عصر کی نماز پڑھی تو خیال تھا کہ اب تو شام تک حقہ کے لئے آزادی ہو گی۔ کسی نے کہا کہ بڑے مولوی صاحب (بیت) اقصیٰ میں چلے گئے ہیں اور وہاں قرآن کریم کا درس ہوگا۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اب شام تک حقہ پینے کا موقع ملے گا پر خیر اب آئے ہیں تو قرآن کریم کا درس بھی سن لیتے ہیں۔ بڑی (بیت) میں گئے درس سنا اور سن کر واپس آئے تو مغرب کی (نداء) ہو گئی اور حقہ اسی طرح دھرا رہا۔ پھر ہم مغرب کی نماز کے لئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر پھر مرزا صاحب بیٹھ گئے اور ہم پھر مجبوراً بیٹھ گئے۔ ہم نے کہا چلیں مرزا صاحب کی باتیں سن لیں۔ آخر وہاں سے آئے سوچا کہ اب شاید حقہ پینے کا موقع ملے لیکن کھانا آ گیا اور کہنے لگے کھانا کھالو پھر حقہ پینا۔ شام کا کھانا بھی کھالیا اور خیال کیا کہ اب تسلی سے حقہ کے لئے بیٹھیں گے کہ عشاء کی (نداء) ہو گئی۔ لوگ کہنے لگے نماز پڑھ لو۔ خیر عشاء کی نماز کے لئے بھی چلے گئے۔ نماز پڑھ کر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ اب تو اور کوئی کام نہیں رہا اب پوری فرصت ہے اور حقہ پیتے ہیں۔ لیکن ابھی حقہ سلگایا ہی تھا کہ پتا لگا کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو عشاء کے بعد بڑے مولوی صاحب کچھ وعظ و نصیحت بھی کیا کرتے ہیں۔ اب بڑے مولوی صاحب وعظ کرنے لگ گئے۔ وہ ابھی وعظ و نصیحت کر ہی رہے تھے کہ سفر کی کوفت اور تکان کی وجہ سے ہم کو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی پھر پتا ہی نہیں تھا کہ ہم کہاں ہیں اور ہمارا حقہ کہاں ہے۔ صبح جب اٹھا تو میں اپنا بستر اٹھا کر وہاں سے بھاگا کہ قادیان میں شریف انسان کے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔

تو یہ حال تھا شرفاء کا۔ اب اسی وجہ سے کہ ایک نشے کی عادت تھی دین کا علم سیکھنے سے محروم رہے۔ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیض پانے سے محروم رہے۔ سب نشہ کرنے والوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔

اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ نام نہاد (-) حکومت جو عراق اور شام میں قائم ہے اس کے خلاف اب مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہوائی حملے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے بلکہ شروع کر دیئے ہیں، اگر ان حکومتوں نے یہ حملے کرنے ہیں تو پھر ان پر کریں جو ظلم کر رہے ہیں۔ ان حملوں سے اللہ تعالیٰ معصوموں اور عوام الناس کو محفوظ رکھے۔ وہاں شام وغیرہ میں رہنے والے اکثر تو ایک چکی میں پس رہے ہیں۔ نہ اِدھر کا راستہ ہے نہ اُدھر کا راستہ ہے۔ پھر ہمسایہ مسلمان ممالک بھی اس فتنہ کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود ہمسایہ ممالک مل کر وہاں کی حکومتوں کی مدد کر کے اس فتنے کو ختم کرتے۔ اس کو بڑھنے دیا گیا یہاں تک کہ یہ شر تمام دنیا میں پھیل گیا۔ اور ابھی بھی یہ کہا جاتا ہے کہ بعض ممالک جو ہمسایہ (-) ممالک ہیں اس نام نہاد (-) حکومت سے تجارت بھی کر رہے ہیں اور ان کا تیل وغیرہ بھی خرید رہے ہیں۔ روس ترکی پر اس کا الزام لگا رہا ہے گو ترکی اس کو ردّ کرتا ہے اور روس پر الٹا الزام لگاتا ہے۔ لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ ہو تو رہا ہے۔ یہ تجارت چل رہی ہے۔ اس کے بارے میں مَیں کئی سال سے کہہ رہا ہوں۔ ان ہوائی حملوں میں مغربی دنیا کے ساتھ روس بھی شامل ہے۔ گو کہ مغربی دنیا سے اختلاف ہے۔ روس جو ہے وہ سیریا میں جو بشّار الاسد کی حکومت ہے ان کی طرفداری کر رہا ہے۔ باقی دنیا اس کے خلاف ہے۔ لیکن اس وقت بہرحال داعش کے ٹارگٹ جو ہیں وہ دونوں کے مشترکہ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے اختلافات بھی موجود ہیں۔ اگر سنجیدہ حالات ہوتے ہیں تو چین روس کی حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ سیریا کی حکومت کہتی ہے کہ یورپ کے ہوائی حملوں کا اس وقت تک فائدہ نہیں جب تک ہم سے مل کر نہیں کرتے۔ پھر روس کا جو جہاز ترکی نے گرایا اس کے بعد کے اثرات سے دشمنیوں کے اظہار اور اعلانات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی سنا ہے کہ اس نام نہاد (-) حکومت نے اپنا یہ بھی ایک پلان بنایا ہے کہ اگر عراق، شام کے علاقے کو چھوڑنا پڑا تو لیبیا میں پھر اپنے اڈے قائم کریں گے، وہاں حکومت قائم کریں گے۔ اور پھر اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ لوگ اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی بعید نہیں کہ ہوائی حملے بعد میں پھر وہاں لیبیا میں شروع ہو جائیں۔ پھر عوام مریں گے۔ مغربی ممالک پہلے انہی حکومتوں کی مدد کرتے رہتے ہیں پھر ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ لیبیا، شام، عراق وغیرہ کی حکومتوں کے خلاف ہو کر یا انہیں الٹا دیا یا الٹانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب ایک لمبے عرصے سے انصاف سے کام نہ لینے کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے (-) ممالک کی حکومتیں بھی اپنے اپنے ممالک میں بے انصافی اور ظلم سے کام لے رہی ہیں۔ گویا کہ ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ چھوٹے پیمانے پہ جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ اب یہاں کے بہت سے تجزیہ نگار اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں، لکھنے بھی لگ گئے ہیں کہ جنگ عظیم شروع ہے۔ اس بات کی طرف مَیں تو گزشتہ کئی سال سے توجہ دلا رہا ہوں گو اب یہ لوگ خود بھی ایسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ نہ بڑی طاقتوں کو نہ (-) حکومتوں کو اس طرف توجہ ہو گی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد (-) حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ روس اور دوسری مغربی طاقتوں کی آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور پھر عوام ہی زیادہ تر مریں گے۔ گزشتہ جنگوں میں بھی ہم نے یہی دیکھا۔ عوام ہی مرتے ہیں۔ معصوم لوگ مرتے ہیں۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ احتیاطی تدابیر کے لئے بھی مَیں نے گزشتہ سالوں میں جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض باتوں کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کر دیا ہے۔ پھر مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

☆..........☆..........☆..........☆..........☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122100 میں I Sulaiman

ولد Esubiyi قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 60 سال بیعت 2001 ساکن Ajido ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ I Sulaiman گواہ شد نمبر1۔ Abdul Hameed S/o Saludeen گواہ شد نمبر2۔ Yusuf S/o Abdul Awwal

مسل نمبر 122101 میں Ahmad

ولد Abdul Nasibu قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) 12 Shared House 40 لاکھ Tanznian Shillin اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Tanznian Shilling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Faizan S/o Ahmad Ramzan گواہ شد نمبر2۔ Abdul Aziz J S/o Jafar Niseemodin

مسل نمبر 122102 میں Abdul Hakeem Marunda

ولد Ramdhan قوم...... پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Tanzania ضلع و ملک Tanzania بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) 10 Acr Land 10 لاکھ Tanznian Shillin اس وقت مجھے مبلغ 3 لاکھ 50 ہزار Tanznian Shilling ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hakeem Marunda گواہ شد نمبر1۔ Abdul Rahman S/o Hohammad گواہ شد نمبر2۔ Ally S/o Hamisi

مسل نمبر 122103 میں Najimu Akande Ode Odeyemi

ولد Odeyemi قوم...... پیشہ...... عمر 56 سال بیعت 1970 ساکن Sabo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ (1) Building 10 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Najimu Akande Odeyemi گواہ شد نمبر1۔ Haroon S/o Idown گواہ شد نمبر2۔ Ahmed S/o Taiwo

مسل نمبر 122104 میں Wasiu ABalogun

ولد Balogun T.O قوم...... پیشہ درزی عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lesue ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Wasiu A Balogun گواہ شد نمبر1۔ Haroon S/o Idown گواہ شد نمبر2۔ Ahmed S/o Taiwo

مسل نمبر 122105 میں Kabeer Akanbi Jimoh

ولد Isola Jimoh قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 59 سال بیعت 1970ء ساکن Orita Ilaro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ (1) مکان 25 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 60 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kabeer Akanbi Jimoh گواہ شد نمبر1۔ Haroon S/o Idowu گواہ شد نمبر2۔ Abdul Qahhar S/o Olowshm

مسل نمبر 122106 میں Ganiy Jimoh

ولد Jimoh قوم...... پیشہ ڈرائیور عمر 49 سال بیعت 1993ء ساکن Orita ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ GaniyJimoh گواہ شد نمبر1۔ Maudaud S/o Alaka گواہ شد نمبر2۔ Ahmed S/o Taiwo

مسل نمبر 122107 میں Taofeek Adebanbo

ولد Ghafaar Oderinu قوم...... پیشہ ملازمتیں عمر 41 سال بیعت 1997 ساکن Ado-Ekiti ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Taofeek Adebanbo گواہ شد نمبر1۔ Ahmad S/o Abd-Raheem گواہ شد نمبر2۔ Noordeen S/o Dubraal

مسل نمبر 122108 میں Shehu Usman Tila

ولد Audu Momoh قوم...... پیشہ تجارت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Benin Gty ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اکتوبر 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shehu Usman Tila گواہ شد نمبر1۔ Yokub S/o Mustafa گواہ شد نمبر2۔ R.a Muhammad S/o Muhammad

مسل نمبر 122109 میں Basirat Azeez

ولد Bashiru Azeez قوم...... پیشہ استاد عمر 51 سال بیعت 1980ء ساکن Onikolobo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جنوری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naire ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Basirat Azeez گواہ شد نمبر1۔ Luqman S/o Alghazaal گواہ شد نمبر2۔ Abel Ussolur S/o Kolade

مسل نمبر 122110 میں Rasidat Oyebo

زوجہ Ayebo قوم...... پیشہ نرسنگ عمر 51 سال بیعت 1991 ساکن I Pokia ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جون 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rasidat Oyebo گواہ شد نمبر1۔ Hassan S/o Akinzoza گواہ شد نمبر2۔ Haroon S/o Abdurahman

مسل نمبر 122111 میں Arowora Husainat Adedigba

زوجہ Arowora قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1971ء ساکن Olomore ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Arowora Husainat Adedigba گواہ شد نمبر1۔ Luqman S/o Alghazali گواہ شد نمبر2۔ Qasim S/o Oyekola

مسل نمبر 122112 میں Maryam Olanrewaju

زوجہ Olanrewaju قوم...... پیشہ استاد عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pakoyi Oyo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 41900 Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maryam Olanrewaju گواہ شد نمبر1۔ Abdur-Raheem S/o Bello گواہ شد نمبر2۔ Ibrahim S/o Adejimi

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم ملک غلام محمد صاحب مرحوم مورخہ 30 دسمبر 2015ء کو لالیاں میں بعمر 75 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر لالیاں میں مکرم حافظ محمد حیات صاحب امیر ضلع چنیوٹ نے پڑھائی اور لالیاں کے احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم محمد یار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی سب سے چھوٹی بہو، مکرم ملک محمد خان صاحب سابق صدر محلّہ دارالیمن وسطی سلام کی ہمشیرہ تھیں، مرحومہ نیک، تہجد گزار، دعا گو، ہمدرد، خدمت گزار اور مہمان نواز تھیں۔ خصوصاً جماعتی مہمانوں اور واقفین زندگی کی خدمت کرنے والی اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خلافت سے پیار اور محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ کو قرآن کریم سے محبت تھی لالیاں میں اپنوں اور غیروں کے کثیر تعداد میں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم پروفیسر سلطان احمد طاہر صاحب ڈسکہ، مکرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا، مکرم ڈاکٹر شفقت الرحمٰن صاحب ڈپٹی DHO ضلع چنیوٹ، مکرم عطاء الرؤف صاحب ایم ایس سی انجینئرنگ، 6 بیٹیاں مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ زوجہ مکرم محمد عزیز صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ، مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نذیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ، مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد ابراہیم صاحب جرمنی، مکرمہ ناصرہ عطیہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد صادق ناصر صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ، مکرمہ نصرت تنویر صاحبہ زوجہ مکرم نعیم خالد صاحب مقیم کینیڈا، مکرمہ مبارکہ انجم صاحبہ اہلیہ خاکسار، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اس موقع پر احباب جماعت نے خود گھر تشریف لا کر اور بذریعہ فون ہمارے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 19 جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:33
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	19 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	6 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 جنوری 2016ء

6:20 am	جامعہ احمدیہ یوکے شاہد کلاس کا کنونشن
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 فروری 2010ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:55 pm	سوال وجواب
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
سیلزمین کی ضرورت ہے۔
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

وردہ فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
سردیوں کی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ڈیزائنر کھدر شرٹ پیس صرف -/400 روپے میں حاصل کریں۔

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 300 4146148
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

کمرشل، زرعی فارم برائے فروخت
رقبہ 13 ایکڑ برلب سڑک فیصل آباد سرگودھا روڈ مکمل چاردیواری 100X35 کے دو پختہ پولٹری شیڈ، 25 جانوروں کیلئے ڈیری شیڈ ذاتی ٹرانسفارمر 25KVA ٹیوب ویل انڈسٹریل B1 کنکشن، انیکسی سوئمنگ پول، پھل دار پھولدار پودے چاروں طرف بجلی کی سپلائی موجود برائے فوری فروخت۔ سنجیدہ خریدار رابطہ کریں۔
برائے رابطہ اعجاز احمد: 0333-6553002

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797798 ☆ 0333-9797797
047-6212399 ☆ 047-6211399

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com